

219- دین اسلام کی امتیازی خصوصیات

سوال

مسلمان اپنے دین کو ہی دین حق کیوں قرار دیتے ہیں، اور کیا ان کے پاس کوئی مطمئن کرنے والے اسباب ہیں؟

پسندیدہ جواب

عزیز سائلہ

خوش آمدید کے بعد

آپ کا سوال پہلی نظر میں ہی ایسے لگتا ہے کہ یہ ایسے شخص کا سوال ہے جو مسلمان نہیں، لیکن جس نے دین اسلام عمل کیا اور اس میں پائے جانے والے عقیدہ کو اپنا عقیدہ بنایا اور اس پر عمل کیا تو اسے بالفعل اس نعمت کی مقدار کا علم ہوگا جس میں وہ زندگی گزار رہا اور اسلام کے سائے میں رہ رہا ہے، اس کے بہت سے اسباب ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

1- مسلمان صرف ایک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتا ہے، اس اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے اسماء اور بلند صفات ہیں، تو مسلمان کا نظریہ اور قہد متحد ہوتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتا جو اس کا خالق و مالک ہے وہ اسی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا اور اسی سے مدد و تعاون اور نصرت مانگتا ہے، اس کا اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وہ نہ تو بیوی کا محتاج ہے اور نہ اسے اولاد کی ضرورت ہے، اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا وہی مارنے والا اور زندگی دینے والا ہے، اور وہی خالق و رازق ہے جس سے بندہ رزق طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے والا ہے تو بندہ اسے پکارتے ہوئے قبولیت کی امید رکھتا ہے۔

وہ توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحیم مہربان ہے تو بندہ جب بھی کوئی گناہ کرتا اور اپنے رب کی عبادت میں کوئی کمی و کوتاہی کر بیٹھے تو اسی کی طرف توبہ کرتا ہے۔

وہ اللہ علم رکھنے والا اور بڑا خبردار اور شہید ہے جس کے علم سے کوئی چیز غیب نہیں جو نیتوں اور سب رازوں اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے اس سے واقف ہے، تو بندہ اپنے آپ پر یا پھر مخلوق پر ظلم کے ساتھ گناہ کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے اس لیے کہ اس کا رب اس پر مطلع ہے اور دیکھ رہا ہے۔

مسلمان بندے کو علم ہے کہ اس کا رب بڑا حکمت ہے وہ عالم الغیب ہے تو بندہ اس کے اختیار پر بھروسہ کرتا اور اپنے بارہ میں اس کی تقدیر پر ایمان رکھتا ہے، اور اس کا اس پر ایمان ہے کہ اس کا رب کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ جو بھی فیصلہ کیا اس میں ہی بہتری ہے اگرچہ اس کی حکمت سے بندہ ناواقف ہے۔

2- مسلمان پر اسلامی عبادت کی اثر اندازی:

نماز مسلمان اور اس کے رب کے درمیان رابطہ ہے جب مسلم نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتا ہے تو اسے سکون و اطمینان اور راحت کا احساس ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے ایک قوی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔

اسے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کرتے تھے: اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نماز کے ساتھ راحت پہنچاؤ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی معاملہ لاحق ہوتا تو آپ نماز کی طرف دوڑ پڑتے، اور جسے بھی کوئی مصیبت اور مشکل پیش اور اس نے نماز کا تجربہ کیا تو اس نے اپنی اس مصیبت میں مدد و تعاون اور صبر محسوس کیا، یہ کیوں نہ ہو وہ تو نماز کے اللہ رب العزت کا کلام تلاوت کر رہا ہے، اور اللہ رب العزت کی کلام تلاوت کرنے میں جو اثر ہے اس کا مخلوق کی کلام پڑھنے میں اثر سے مقارنہ نہیں ہو سکتا۔

اور اگر بعض نفسیاتی امور کے طبیعوں اور ڈاکٹروں کی کلام میں راحت اور تخفیف ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی کلام کا کیا کہنا جو اس نفسیاتی مرضوں کے ڈاکٹر اور طبیب کا بھی خالق ہے۔

اور جب ہم زکاۃ جو کہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے نفسی نخل اور نجوسی کی تطہیر پاتے ہیں جو کرم و سخاوت اور فقراء اور محتاجوں کی مدد و تعاون کا عادی بناتی ہے، اور اس کا اجر و ثواب بھی دوسری عبادت کی طرح روز قیامت نفع و کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

یہ زکاۃ مسلمان پر دوسرے بشری ٹیکوں کی طرح کوئی بوجھ و مشقت اور ظلم نہیں، بلکہ ہر ایک ہزار میں صرف پچیس ہیں جو کہ سچا اور صدق اسلام رکھنے والا مسلمان دلی طور پر ادا کرتا ہے اور اس کی ادائیگی سے نہ تو گھبراتا اور نہ ہی بھاگتا ہے حتیٰ کہ اگر اس کے پاس لینے والا کوئی بھی نہ جائے تو وہ پھر بھی اسے ادا کرتا ہے۔

اور روزے میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ایک وقت مقررہ کے لیے کھانے پینے اور جماع سے رک جاتا ہے، جس سے اس کے اندر بھوکے اور کھانے سے محروم لوگوں کی ضرورت کے متعلق بھی شعور پیدا ہوتا ہے اور اس میں اس کے لیے خالق کی مخلوق پر نعمت کی یاد دہانی اور اجر عظیم ہے۔

اور اس بیت اللہ کا حج جسے ابراہیم علیہ السلام نے بنایا جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی اور دعا کی قبولیت اور زمین کے کونے کونے سے آئے ہوئے مسلمانوں سے تعارف ہوتا ہے یہ بھی ایک عبادت اور رکن اسلام ہے۔

3- بلاشبہ اسلام نے ہر خیر و بھلائی کا حکم دیا اور ہر برائی اور شر سے روکا ہے۔

اسلام نے اچھے آداب اور اخلاق حسنہ کا حکم دیا ہے مثلاً: صدق و سچائی، حلم و بردباری، رقت و نرمی، عاجزی و انکساری، تواضع، شرم و حیا، عمدہ و وفاداری، وقار و حلم، بہادری و شجاعت، صبر و تحمل، محبت و الفت، عدل و انصاف، رحم و مہربانی، رضامندی و قناعت، عفت و عصمت، احسان، درگزر و معافی، امانت و دیانت، نیکی کا شکر یہ ادا کرنا، اور غیض و غضب کو پی جانا۔

اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ، والدین سے حسن سلوک کیا جائے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی جائے، بے کس کی مدد و تعاون کیا جائے اور یتیموں سے احسان کیا جائے، یہ بھی حکم دیتا ہے کہ یتیم اور اس کے مال کی حفاظت کی جائے اور چھوٹے بچوں پر رحم اور بڑوں کی عزت و توقیر اور احترام کیا جائے۔

ملازموں اور غلاموں اور جانوروں سے نرم کے ساتھ پیش آیا جائے، راستے سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹایا جائے، اور لوگوں سے اچھی بات کی جائے اور طاقت ہونے کے باوجود ان سے عنف و درگزر سے کام لیا جائے۔

مسلمان بجائی کی نصیحت و خیر خواہی کی جائے، اور مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے، اور تنگ دست مقروض کو اور وقت دیا جائے، ایک دوسرے پر ایثار کیا جائے، اور غم خواری اور تعزیت کی جائے، لوگوں سے ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ ملا جائے۔

اور یہ بھی حکم ہے کہ بے کس و مجبور کی مدد کی جائے، مریض کی عیادت و بیمار پرسی کی جائے، اور مظلوم کی مدد و نصرت کرنی ضروری ہے، اپنے دوست و احباب کو تنھے تھانف اور ہدیے دیے جائیں، مہمان کی عزت و احترام اور مہمان نوازی کی جائے۔

میاں بیوی آپس میں اچھے طریقے سے زندگی گزاریں، اور خاوند اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے ان کی ضروریات پوری کرے، سلام عام کریں، اور گھروں میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کریں تاکہ گھر والوں کی پے پردگی نہ ہو۔

اور اگرچہ بعض غیر مسلم بھی ان میں سے بعض کام کرتے ہیں لیکن وہ یہ کام صرف عمومی آداب کے اعتبار سے کرتے جس میں انہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی انہیں روز قیامت کا میاں و کامرانی اور فلاح حاصل ہوگی۔

اور اگر ہم اسلام کی منغ کردہ امور کی طرف آئیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان میں ہی معاشرے اور افرادی ہر معاملہ میں مصلحت ہے اور بندے اور اس کے رب اور انسانوں کے آپس میں تعلقات کی مضبوطی و حمایت ہوتی ہے، ذیل میں ہم اسی کی چند ایک مثالیں بیان کرتے ہیں تاکہ اس کی مزید وضاحت ہو سکے:

اسلام نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کرنے سے منغ کیا ہے، اس لیے کہ غیر اللہ کی عبادت شقاوت و بدبختی کا باعث ہے، اور اسی طرح اسلام نے نجومیوں اور کابھوں کے پاس جانے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے سے بھی منغ کیا ہے

اور اسلام میں جادو کرنا بھی حرام ہے جس سے دو شخصوں کے درمیان یا توجہی ڈالی جاتی اور یا پھر ان میں محبت ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے، اسلام اس سے بھی منغ کرتا ہے کہ ستاروں اور برجوں کے بارہ میں یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اسی کی بنا پر مختلف حادثات رونما ہوتے ہیں۔

اسلام نے زمانے کو گالی دینے سے بھی منغ کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی اسے گردش میں لانے والا ہے، اور اسلام بدفالی اور نحوست کا عقیدہ رکھنے سے منغ کرتا ہے۔

اسلام اعمال کو تباہ برباد کرنے سے بھی روکتا ہے، جس طرح کہ اعمال کرتے وقت ریاکاری اور دکلاوے کے لیے اور احسان جتلاتے ہوئے کا کرنا۔

اسلام کسی سے سامنے جھکنے اور رکوع و سجود کرنے سے اور منافقوں کی مجالس میں بیٹھنے اور ان کے ساتھ محبت و الفت کرنے سے بھی منغ کرتا ہے اور اسی طرح آپس میں ایک دوسرے کو لعن طعن کرنے یا اللہ کے غضب اس کی آگ کے ساتھ کسی کو لعنت کرنے سے بھی منغ کرتا ہے۔

اسلام میں یہ بھی منغ ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے اور راستے اور لوگوں کے سائے اور پانی لینے والی جگہ میں قضاے حاجت کرنا بھی اسلام کے خلاف ہے، اور اسی طرح اسلام یہ منغ کرتا ہے کہ قضاے حاجت میں قبلہ رخ نہ ہو جائے اور نہ ہی اس کی پیٹھ کر کے پیشاب و پاخانہ کیا جائے۔

اسلام نے پیشاب کرتے وقت دائیں ہاتھ سے شرمگاہ پکڑنا بھی منغ قرار دیا ہے، اور یہ بھی منغ ہے کہ قضاے حاجت کرنے والے کو سلام کیا جائے، اور سوکراٹھنے والے کو ہاتھ دھونے بغیر برتن میں ہاتھ ڈالنے سے منغ کیا ہے،

اسلام یہ بھی کتا ہے کہ طلوع شمس اور زوال اور غروب شمس کے وقت نفلی نماز ادا نہ کی جائے اس لیے کہ سوج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

اسلام یہ بھی کتا ہے کہ جب سخت بھوک لگی ہو اور کھانا بھی لگ چکا ہو تو نماز نہ پڑھی جائے بلکہ پہلے کھانا کھایا جائے، اور اسی طرح پیشاب اور پاخانہ آیا ہو تو نماز پڑھنی منغ ہے اس لیے کہ یہ سب کچھ نمازی کو مشغول کر کے نماز کے مطلوبہ نشوع و خضوع کو ختم کر دے گا۔

یہ منغ ہے کہ نماز میں آواز اونچی کر کے دوسرے سوئے ہوئے لوگوں کو تکلیف دی جائے اور اپنے آپ کو نیند اور اونگھ آرہی ہو تو تہجد کی نماز پڑھنا منغ ہے بلکہ سونا بہتر ہے اور سو جائے اور پھر اٹھ کر نماز ادا کر لے، اور ساری رات قیام کرنے سے بھی منغ کیا گیا ہے۔

یہ بھی منع ہے کہ نمازی وضوء ٹوٹنے کے شک سے ہی نماز ختم کر دے بلکہ جب تک وہ آواز نہ سنے یا پھر بد بونہ سوئگ لے نماز کو ختم نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح اسلام یہ بھی منع کرتا ہے کہ مسجد میں خرید و فروخت کی جائے اور کسی گمشدہ چیز کا اعلان کیا جائے، اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کی جگہ ہے، جس میں دنیاوی امور کرنے لائق اور صحیح نہیں۔

اسلام نے یہ بھی منع کیا ہے کہ ایک دن کے ساتھ دوسرے دن کو روزہ رکھنے میں بغیر کھائے پیئے اور افطاری کیے ملا لیا جائے، اور یہ بھی منع ہے کہ بیوی خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے۔

قبروں پر عمارتیں بنانا اور قبریں پکی کرنا اور انہیں اونچی کرنا اور پریٹھنا اور ان کے درمیان جوتوں سمیت چلنا اور ان پر چراغاں کرنا ان پر کتبے وغیر لکھ کر لگانا، اور ان پر مساجد تعمیر کرنا یہ سب کچھ منع ہے اور قبروں کو کھودنا۔

اسلام میں نوح کرنا اور کپڑے پھاڑنا، اور کسی میت کے مرثیے پڑھنا، اور جاہلیت کی طرح کسی کے مرنے کی خبر دینا منع ہے لیکن صرف موت کی خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

اسلام نے یہ منع کیا ہے کہ سود خوری کی جائے، اور تمام ایسی خرید و فروخت جس میں دھوکہ فراڈ اور جہالت ہو منع ہیں، خون، شراب، اور خنزیر کی خرید و فروخت اور بت فروشی منع ہے۔

اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اسے کی کمائی اور خرید و فروخت منع ہے، اور اسی طرح وہ بیع نجش بھی حرام ہے وہ یہ ہے کہ صرف قیمت زیادہ کرنے کے لیے بولی دی جائے اور اسے خریدنے کا کوئی ارادہ نہ ہو یہ بھی حرام اور منع ہے جس کہ آج کل بہت ساری بولیوں میں ہوتا ہے۔

سامان فروخت کرتے وقت اس کے عیب چھپانا بھی منع ہیں، اور وہ چیز فروخت کرنی بھی منع ہے جس کا وہ بھی مالک ہی نہیں بنا، اور چیز کو اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل فروخت کرنا بھی منع ہے۔

کسی بجائی کی فروخت پر اپنی چیز فروخت کرنی بھی منع ہے، اور یہ بھی منع ہے کہ کسی کی خریدی ہوئی کو خود خرید لے، اور اپنے کسی مسلمان بجائی کے بھاء پر بھاؤ لگانا بھی منع ہے۔

اور پھلوں کی صلاحیت کے ظاہر ہونے اور ان کے پکنے اور تباہ ہونے سے نجات سے قبل بیچنا بھی منع ہے، اور اسی طرح ماپ تول میں کمی کرنا بھی منع ہے، اور اسی طرح ریٹ بڑھانے کے لیے زخیرہ اندر زری کرنا بھی منع ہے۔

شراکت والی اشیاء مثلاً زمین، اور کھجوروں کا باغ وغیرہ میں شریک شخص کو بتائے بغیر دوسرا شخص اپنا حصہ فروخت نہیں کر سکتا، اسلام نے یتیموں کا مال کھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

اسلام میں جو اکھیلنا اور لوگوں کا مال و دولت غصب کرنا، رشوت لینا، اور لوگوں کا چھیننا اور باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانا منع قرار دیا ہے، اور اسی طرح لوگوں کا مال ضائع کرنا بھی ناجائز ہے۔

لوگوں کو ان کی چیزوں میں کمی کرنا بھی منع ہے اور گری پڑی چیز چھپانا بھی منع ہے اور اسے اٹھانا بھی منع ہے لیکن وہ شخص جو اس کا اعلان کرنا چاہے وہ اٹھا سکتا ہے، ہر قسم کا دھوکہ فراڈ کرنا منع ہے۔

قرض ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا جائز نہیں، اور کسی مسلمان کے لیے اپنے کسی مسلمان بجائی کی کوئی بھی چیز اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر یعنی جائز نہیں، اور اسی طرح سفارش کرنے کے لیے ہدیہ قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

شادی نہ کرنا اور دنیا سے بالکل کٹ جانا جائز نہیں، اور اسی طرح اپنے آپ کو خصی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اسلام نے ایک ہی نکاح میں دو بہنوں کو اکٹھا کرنا منع کیا ہے، اور یہ بھی منع ہے کہ ایک ہی نکاح میں بیوی اور اس کی پھوپھی، اور بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے، اس میں پھوٹی بڑی یا بڑی پھوٹی میں کوئی فرق نہیں۔

اسی طرح اسلام نے نکاح شغار بھی منع کیا ہے وہ اس طرح کہ ایک شخص یہ کہے مجھے اپنی بیٹی یا بہن نکاح میں دے دو میں آپ کو اپنی بیٹی یا بہن دیتا ہوں، تو یہ دوسری کے بدلہ اور مقابلہ میں ہوگی جو کہ ظلم اور حرام ہے۔

اور اسلام نے نکاح متعہ بھی حرام کیا ہے، نکاح متعہ میں دونوں طرف سے ایک مقررہ مدت تک ہوتا ہے اور یہ مدت پوری ہونے پر ختم ہو جاتا ہے جس میں طلاق کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح اسلام نے بیوی سے حالت حیض میں جماعت کرنے سے منع کیا ہے، بلکہ اس کے طہر میں غسل کے بعد جماعت کرنی چاہیے، اور بیوی سے دبر (پاخانہ والی جگہ) میں جماعت کرنی حرام ہے۔

اسلام میں یہ منع ہے کہ ایک ہی عورت سے ایک شخص کی منگنی پر دوسرا شخص بھی منگنی کر لے، دوسرے کو اس وقت کرنی چاہیے جب پہلا اسے ترک کر دے یا پھر اسے اجازت دے دے۔

مطلقاً یا بیوہ عورت کی شادی اس کی اجازت کے بغیر کرنا منع ہے، اور اسی طرح کنواری سے بھی اجازت لینا ضروری ہے، اسی طرح جاہلیت والی مبارکباد دینا منع ہے کہ اللہ آپ کو بیٹے دے، اس لیے اہل جاہلیت بیٹیاں ناپسند کرتے تھے۔

اسلام نے اس سے منع کیا ہے کہ وہ اپنے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے کو چھپائے، اور اسی طرح میاں اور بیوی کو اپنے درمیان زوجگی کے تعلقات کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بیوی کا خاوند کو تنگ کرنا منع ہے، اور اسی طرح طلاق کو کھیل بنانا بھی منع ہے، اور عورت کے لیے منع قرار دیا گیا ہے کہ وہ خاوند سے دوسری بیوی کی طلاق طلب کرے، یا پھر جس سے منگنی کی ہے اس ترک کروانے کی کوشش کرے، مثلاً عورت یہ مطالبہ کرے کہ پہلے اپنی بیوی کو طلاق دو تو پھر میں تم سے شادی کرتی ہوں۔

بیوی کے لیے منع ہے کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرے، اسلام نے منع کیا ہے کہ عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑے، اگر وہ کسی شرعی عذر کے بغیر چھوڑتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ مرد اپنے والد کی بیوی سے شادی کرے، اسلام میں یہ بھی منع کیا ہے کہ کوئی مرد کسی ایسی عورت سے جماعت کرے کسی اور کا حمل ہو، جماع میں آزاد بیوی کی اجازت کے بغیر عزل کرنا منع ہے۔

اسلام میں منع ہے کہ خاوند سفر سے اچانک رات کو اپنی بیوی کے گھر جائے، لیکن اگر اس نے آنے کی اطلاع دے دی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

اسلام نے خاوند کو عورت کا مہر اس کی اجازت کے بغیر لینے سے منع کیا ہے، بیوی کو تنگ کرنا تاکہ اس سے مال اٹھا جا سکے یہ منع ہے۔

عورتوں کو بے پردگی سے منع کیا گیا ہے، عورت کے ختنہ میں مبالغہ کرنا بھی منع ہے، بیوی خاوند کے گھر میں کسی کو بھی خاوند کی اجازت کے بغیر داخل نہیں کر سکتی، اس میں اس کی عام اجازت کافی ہوگی جب کہ اس میں کوئی شرعی مخالفت نہ پائی جائے۔

اسلام والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کرنے سے منع کرتا ہے، اسلام بے غیرتی سے منع کرتا ہے، اور اجنبی عورت کی جانب اچانک نظر کے علاوہ دیکھتے ہی رہے سے منع کرتا اور اسی طرح بار بار دیکھنے سے بھی منع کرتا ہے۔

اسلام میں مردار کھانے سے منع کیا گیا ہے چاہے وہ پانی میں ڈوب کر مرے یا گردن گھٹنے یا پھر گرنے سے اس کی موت واقع ہو، اور اسی طرح خون بھی حرام ہے اور خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے، اور وہ جانور بھی حرام ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو، اور جو بتوں یا پھر غیر اللہ کے لیے ذبح کیا ہو۔

اسلام نے اس جانور کو بھی کھانے سے بھی منع کیا جو گندگی اور نجاست کھاتا ہے اور اسی طرح اس کا دودھ پینا بھی جائز نہیں، اور ہر کھلی والا جانور کھانا منع ہے، اور پرندوں میں سے ذو مخالب یعنی جو بچنے کے ساتھ شکار پر بھیلے وہ حرام ہے۔

گدھے کا گوشت بھی حرام ہے، اور جو پانیوں تنگ کرنا حتیٰ کہ وہ مر جائے اس سے بھی منع کیا گیا ہے، اور دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا بھی منع ہے، یا یہ کہ ایک جانور کی موجودگی میں دوسرے کو ذبح کیا جائے، اور اس کے سامنے پھری تیز کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

لباس اور زینت و زینت :

لباس میں اسراف و فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے اور مرد کے لیے سونا پہننا حرام ہے، اسلام نے ننگے ہو کر چلنے سے منع کیا ہے اور اسی طرح ران ننگی کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

کپڑے ٹٹنے سے نیچے لٹکانا جائز نہیں، اور نہ ہی تکبر کرتے ہوئے زمین پر کھینچ کر چلنا چاہیے اور شہرت والا لباس بھی نہیں پہننا چاہیے۔

اسلام میں جھوٹی گواہی دینا جائز نہیں، اور پاکباز عورتوں پر بہتان لگانا منع ہے، اور اسی طرح بری لوگوں پر غلط قسم کے بہتان اور تہمت لگانا بھی اسلام میں اجازت نہیں۔

اسلام میں چغلی خوری اور عیب جوئی اور بر القابات سے بکارنا حرام ہے، اور اسی طرح غیبت اور دوسرے مسلمانوں کا مذاق اڑانا، اور حسب و نسب میں فخر کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح کسی کے نسب میں طعن و تشنیع کرنا صحیح نہیں۔

اور اسی طرح اسلام نے سب و شتم اور گالی گلوچ اور فحش گوئی اور بدزبانی کرنی اور ڈینگیں مارنی ممنوع قرار دی ہیں، اور اسی طرح برائی کا چرچا نہیں کرنا چاہیے مگر مظلوم اسے لوگوں کے سامنے بیان کر سکتا ہے۔

جھوٹ بولنے سے روکا گیا ہے اور سب سے بڑا جھوٹ نیند کے بارہ میں ہے مثلاً اپنی طرف سے ہی خوابیں بنا بنا کر بیان کی جائیں تاکہ اس سے فضیلت حاصل ہو اور یا پھر مالی فائدہ حاصل کیا جاسکے، یا پھر اپنے دشمن کو ڈرانے و دھمکانے کے لیے۔

اور خود اپنے آپ کی تعریف کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے، اور سرگوشی کرنا بھی منع ہے وہ اس طرح کہ تین آدمیوں میں سے دو آپس میں سرگوشیاں نہ کریں اس لیے کہ تیسرا اس سے عنکبوت ہوگا، اور اسی طرح مومن اور مسلمان آدمی اور جو لعنت کا مستحق نہیں اس پر لعنت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

فوت شدگان کو براکینے اور ان پر سب و شتم کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور اسی طرح موت کی دعا کرنا یا کسی تکلیف کی بنا پر موت کی تمنا کرنا بھی منع ہے، اسی طرح اپنے لیے اور اولاد اور خادم اور مال کے لیے بھی بددعا کرنی بھی جائز نہیں ہے۔

اسلام میں دوسروں کے آگے سے اور برتن درمیان سے کھانا اٹھا کر کھانا بھی ممنوع ہے، بلکہ برتن کے کناروں اور ساندوں سے کھانا چاہیے اس لیے کے درمیان میں برکت کا نزول ہوتا ہے، اور اسی طرح برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی وغیرہ پینا بھی منع ہے تاکہ وہ نقصان نہ دے۔

اور مشکیزے وغیرہ سے منہ لگا کر بھی پینا صحیح نہیں اور پیتے وقت تین سانس میں پینا چاہیے اور اسی طرح پیٹ کے بل لیٹ کر کھانا منع ہے اور ایسے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا بھی منع ہے جہاں پر شراب نوشی ہو رہی ہو۔

سوتے وقت چولے میں آگ جلتی چھوڑنا بھی منع ہے، اور اسی طرح ہاتھ میں کھانے وغیرہ کی چمکاہٹ لگی ہوئی تو بغی دھوئے سونا منع ہے، اور پیٹ کے بل سونا بھی صحیح نہیں، اور انسان کو گندی اور بری خواب بیان کرنے یا اس کی تعبیر کرنے سے بھی روکا گیا ہے، کیونکہ یہ شیطانی خواب ہے۔

کسی کو ناحق قتل کرنا حرام ہے، اور اسلام نے فقر و غربت کے سبب سے اولاد کو قتل کرنا بھی حرام قرار دیا ہے، اور خودکشی بھی حرام ہے، اسلام زنا کاری اور لواطت، اور شراب نوشی کرنے شراب کشید کرنے اور اس کی خرید و فروخت بھی منع کرتا ہے۔

اسلام اس سے بھی منع کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کیا جائے، اور والدین کو براکینے اور انہیں ڈانٹنے سے منع کیا ہے، اور اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ اولاد اپنے والد کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت نہ کرے۔

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ کسی کو آگ کا عذاب نہ دو، اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کو آگ میں جلاؤ، اور اسلام مثلاً کرنے سے بھی منع کرتا ہے، (مثلاً یہ ہے کہ قتل کرنے کے بعد اس کے مختلف اعضاء کاٹ کر اس کی شکل بگاڑی جائے) اسلام اس سے بھی منع کرتا ہے۔

اسلام باطل اور گناہ و معصیت و دشمنی میں تعاون کرنے سے منع کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی ایک کی بھی اطاعت بھی منع ہے، اور اسی طرح جھوٹا حلف اور جان بوجھ کر جھوٹی قسم سے بھی منع کیا گیا ہے۔

اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کی بھی کوئی بات اس کی اجازت کے بغیر سنی جائے، اور ان کی بے پردگی کی جائے، اسلام اسے بھی جائز نہیں کرتا کہ کسی چیز کی ملکیت کا جھوٹا دعویٰ کیا جائے۔

اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اس کی کوشش کرے کہ اس کی ایسے کام پر تعریف کی جائے تو اس نے کیا بھی نہ ہو، اسلام نے یہ بھی اجازت نہیں دی کہ کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر جھانکا جائے۔

اسلام فضول خرچی اور اسراف سے منع کرتا ہے، کسی گناہ پر قسم کھانا بھی منع ہے، صالح مرد اور عورتوں کے بارہ میں تجسس اور ان کے بارہ میں سوء ظن کرنا بھی منع ہے، اسلام نے آپس میں ایک دوسرے سے حد و بغض اور حقد و کینہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

اسلام باطل پر اکرٹنے سے منع کرتا ہے، اور تکبر، فخر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا بھی منع ہے، خوشی میں آکر اکرٹنا بھی منع ہے، اسلام نے مسلمان کو صدقہ کرنے کے بعد اسے واپس لینے سے منع کیا ہے وہ اس کے لیے خریدنا بھی جائز نہیں۔

اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ مزدور سے مزدوری کروا کر اس کی اجرت ادا نہ کی جائے، اسلام نے اولاد کو عطیہ دینے میں عدل کرنے کا حکم دیا ہے اس میں کسی کو کم اور کسی کو زیادہ دینا منع ہے۔

اسلام یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ اپنے سارے مال کی وصیت کر دی جائے اور اپنے وارثوں کو فقیر چھوڑ دیا جائے، اور اگر کوئی ایسے کر بھی دے تو اس کی یہ وصیت پوری نہیں کی جائے گی بلکہ صرف وصیت میں تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی وارثوں کا حق ہے،

اسلام نے پڑوسی کو تکلیف دینے سے منع کیا ہے، اور وصیت میں کسی کو تکلیف پہنچانے سے منع کیا گیا ہے، اسلام نے یہ بھی منع کیا ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے شرعی عذر کرے بغیر تین دن سے زیادہ ناراض نہیں رہ سکتا، اسلام نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں بھی ناخنوں سے ساتھ پھینکنے سے منع کیا ہے اس لیے کہ اس سے اذیت پہنچتی ہے مثلاً کسی کی آنکھ وغیرہ میں جا لگے تو آنکھ ضائع ہونے اور دانت ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔

اسلام نے واٹ کے وصیت کرنا منع کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے وارث کو اس کا حق دیا ہے، اسلام پڑوسی کو تکلیف دینے سے بھی منع کرتا ہے، کسی مسلمان کو اسلحہ اور ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا منع ہے۔

اسلام نے ٹنگی تلوار سونت کر گھومنے سے منع کیا ہے اس لیے کہ ایذا پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے، بیٹھے ہوئے دو شخصوں کے درمیان بغیر اجازت تفریق کرنا منع ہے، اگر کوئی شرع ممانعت نہ ہو تو حدیہ واپس کرنا بھی منع ہے۔

بے وقوفوں کو مال دینے سے منع کیا گیا ہے، یہ منع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک دوسرے کو فضیلت دے رکھی ہے اس سے چھن کر اسے ملنے کی تمنا کرنے سے بھی منع کیا ہے، صدقات وغیرات کو احسان جتلا کر اور اذیت دے کر ضائع کرنے سے بھی روکا گیا ہے۔

اسلام گواہی چھپانے سے بھی منع کرتا ہے، یتیم کو ڈانٹنا اور سوال کرنے والے کو دھتکارنا منع ہے، گندی اور نجیث دوانیوں سے علاج کرنا منع کیا گیا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کردہ اشیاء میں شفا نہیں رکھی، اسلام جنگ میں بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

کسی کو بھی کسی دوسرے پر فخر کرنے کی اجازت نہیں، وعدہ خلافی کرنا منع ہے، امانت میں خیانت بھی نہیں کرنی چاہیے، ضرورت کے بغیر لوگوں سے مانگنا منع ہے، مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کو خوفزدہ کرنا منع اور بطور مذاق یا حقیقی طور پر کسی کا مال لینا اور اٹھانا جائز نہیں۔

ہبہ اور عطیہ کی ہوی چیز واپس نہیں لی جاسکتی، صرف والد اپنے بیٹے کو دیا گیا عطیہ واپس لے سکتا ہے، تجربہ کے بغیر حکمت و علاج کرنا منع ہے، چوٹی، شہد کی مکھی، اور حد قتل کرنا منع ہے، اسلام نے کسی آدمی کو دوسرے آدمی اور کسی عورت کو دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھنے کی اجازت نہیں دی۔

صرف جان پہچان والے سے سلام لینا منع ہے، بلکہ جاننے والوں اور جنہیں نہیں جانتے انہیں بھی سلام کرنا ضروری ہے، اور قسم کو نیکی اور اپنے درمیان حائل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جس میں بھی بھلائی اور خیر ہو وہ کام کر لیا جائے، اور قسم کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔

غصہ کی حالت میں کسی کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے، کسی ایک فریق کی بات سن کر بھی فیصلہ کرنا منع ہے، آدمی کا اپنے ہاتھ میں کوئی ننگا تیز دھارا لے کر بازار میں چلنا بھی منع ہے، کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنا بھی منع ہے، کسی کے پاس سے بغیر اجازت اٹھنا بھی منع ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سے حکم اور منہیات ہیں جو انسان کی سعادت کے لیے نازل کیے گئے ہیں تو کیا آپ نے آج تک ایسا کوئی دین دیکھا ہے؟

آپ جواب کو ایک بار دوبارہ پڑھیں اور پھر اپنے آپ سے سوال کریں کہ کیا یہ خسارہ اور نقصان نہیں کہ آپ ابھی تک اس کے پیروکاروں میں شامل نہیں؟

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :

﴿اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس سے اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا﴾۔ آل عمران (85)۔

اور آخر میں ہم آپ کے لیے اور اس جواب کے ہر پڑھنے والے کے لیے توفیق اور صحیح اور سیدھے راہ پر چلنے اور حق کی اتباع و پیروی کی دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی ہر برائی اور شر سے حفاظت فرمائے آمین۔

واللہ اعلم.